بیوہ خواتین کی کفالت اور معاشرہ کی ذمہ داریاں

مولانا محمد اسرار الحق قاسمی رحمہ اللہ
صدر آل انڈیا تعلیمی وملی فاؤنڈیشن

جوں جوں وقت بڑھ رہا ہے، زمانۂ نبوت سے دوری اور شیطانی وطاغوتی قوتوں ونظاموں کے بڑھتے اثرات کے باعث معاشرہ میں عدم استحکام اور بے اعتدالی وبے چینی کی صورت حال رونما ہوتی چلی جارہی ہے، جس کے بھیانک اثرات سماج کے کمزور طبقات پر خاص طور سے پڑرہے ہیں اور انہیں مختلف قسم کے پیچیدہ حالات سے گزرنا پڑرہا ہے۔ ایسے کمزور طبقات میں بیوہ عورتوں کے بڑھتے مسائل کو سرفہرست رکھا جاسکتا ہے۔ جن خواتین کے شوہر وفات پاجاتے ہیں، عام طور سے ان خواتین کو کئی طرح کے مسائل آگھیرتے ہیں۔ شوہر کے سائے سے محروم ہوکر گھریلو ونجی معاملات میں تو عورتوں کو انتہائی صبر وتحمل سے کام لینا پڑتا ہی ہے، اس کے علاوہ بسا اوقات گھر کے دیگر افراد کی تیکھی نگاہیں اور طنز بھرے جملے بھی ان کا جینا دوبھر کردیتے ہیں۔

شوہر کی وفات کے بعد دوسرے کسی شخص سے نکاح کرکے اگرچہ اس کی پریشانیوں کا مداوا ممکن ہوسکتا ہے مگر تمام بیوہ عورتوں کے لیے یہ عمل خاردار جھاڑیوں پر چلنے سے کم نہیں ہوتا کیونکہ موجودہ معاشرہ میں بیوہ خواتین کے سسرال والے اس بات کو کم ہی پسند کرتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے سے شادی کرلے، اسی طرح اگر کوئی بیوہ عورت کسی ایک یا کئی بچوں کی ماں ہے تب تو خود اسے اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں بہت کچھ سوچ کر دوسرے نکاح سے باز رہنے میں ہی عافیت محسوس ہوتی ہے۔ ایسے ہی اگر بیوہ خاتون عمر رسیدہ ہوتی ہے تو اس کے نکاح کا مسئلہ اور زیادہ پیچیدہ ہوجاتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ وہ خواتین جو دوسرے مردوں کے ساتھ نکاح کے بغیر زندگی گزارتی ہیں، ان کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ ان کی کفالت کا ہوتا ہے یعنی ان کے نان ونفقہ کا بندوبست کیسے ہو؟ یا تو اسے اپنی زندگی اپنی سسرال کے افراد کے رحم وکرم پر گزارنی پڑتی ہے، جس میں عموماً کئی طرح کی دشواریاں سامنے آتی ہیں یا پھر اسے اپنی روزی روٹی کے حصول کے لیے خود ہی مختلف قسم کے کام کرنے پڑتے ہیں، اگر بیوہ عورتوں کے پاس بچے بھی ہوں تب اپنے بچوں کی پرورش کی ذمہ داری بھی ان ناتواں کے کاندھوں پر ہی آن پڑتی ہے۔ مجبوراً بہت سی خواتین روزی روٹی کے حصول کے لیے دردر کی ٹھوکریں کھاتی ہیں، گھر گھر جاکر دستِ سوال دراز کرتی ہیں، یا متعدد اجنبی گھروں میں کھانا پکانے، کپڑے دھونے اور جھاڑو پونچھا کرنے پر مجبور ہوجاتی ہیں اور ماہانہ محدود آمدنی سے اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہیں، مگر اجنبی مردوں کے گھروں میں کام کرنا خطرات سے خالی نہیں ہوتا، اسی لیے بعض اوقات گھروں میں کام کرنے والی عورتوں کے ساتھ نازیبا حرکتوں کی شکایتیں سننے کو ملتی رہتی ہیں، جو خواتین پڑھی لکھی ہوتی ہیں، وہ اسکولوں وکالجوں میں بحیثیت معلمات مقرر ہوکر اپنے گزر بسر کا انتظام کرلیتی ہیں مگر ایسی عورتوں کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا بیوہ عورتوں کو اپنی روزی روٹی کے لیے بچوں کی پرورش کے لیے اس طرح دردر پریشان پھرنا، اجنبی لوگوں کے گھروں میں کام کرنا یا دفتروں وغیرہ میں نوکریاں ڈھونڈنا مناسب ہے؟ اور کیا یہ بیوہ عورتوں کے مسائل کا حل ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ صورت حال ان کے مسائل کا حل نہیں، بلکہ ان کی زندگیوں کو اور زیادہ پیچیدہ وخطرات سے دوچار کرنے والی ہے۔ عورتوں کے لیے اسلام نے پردہ کو لازم قرار دیا ہے اور اجنبی مردوں کے سامنے جانے سے منع کیا ہے۔ اجنبی مردوں کے سامنے جانے، ان سے

بات چیت کرنے کی ممانعت محض ان عورتوں کے لیے ہی نہیں جو لوگوں کے نکاح میں ہیں، بلکہ تمام عورتوں کے بارے میں یہ حکم ہے، چاہے وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، وہ منکوحہ ہوں یا بیوہ۔ بیوہ خواتین کیونکہ شوہر کے سائے سے محروم ہوتی ہیں، اس لیے اب ان کی کفالت کی ذمہ داری یا تو سسرال والوں پر یا میکہ والوں پر ہوتی ہے یا معاشرہ کے صاحبِ ثروت افراد پر ہوتی ہے کہ وہ اس کی روزی روٹی کا معقول بندوبست کریں تاکہ اسے اجنبی گھروں میں کام نہ کرنا پڑے، غیر مردوں کے سامنے نہ جانا پڑے اور بنیادی چیزوں کی فراہمی کے لیے بے پردہ نہ ہونا پڑے۔

المیہ یہ ہے کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو جس قدر ناداروں، غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں کی مدد اور حاجت روائی کی تلقین کی ہے اور زکوٰۃ و صدقات کا باضابطہ نظام دے کر جس قدر مستحقین کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کی بار بار تاکید کی ہے، اسی قدر ہمارے معاشرے میں اس بابت زیادہ غفلت دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ہر محلہ، گاؤں، قصبہ اور شہر میں بہت سی ایسی خواتین دیکھنے کو ملتی ہیں جو شوہر کی وفات کے بعد اپنی اور اپنے بچوں کی بنیادی ضرورتوں کے لیے پریشان رہتی ہیں۔ دو وقت کے کھانے کا مسئلہ، کپڑوں کا مسئلہ، بچوں کی تعلیم و پرورش کا مسئلہ اور ان کی شادیوں کا مسئلہ ان کے لیے کسی پہاڑ کے بوجھ سے کم نہیں ہوتا، مگر معاشرے میں ان کی مدد کا کوئی نظم نہیں ہوتا، نہ ایسی کمیٹیاں پائی جاتی ہیں جو بیوہ عورتوں کے مسائل کے حل پر خصوصی توجہ دیتی ہوں۔ کہیں کہیں بعض تنظیموں اور ٹرسٹ کی طرف سے ان کی مدد ہوتی ہے لیکن وہ نہایت ہی ناکافی ہے۔ معاشرہ میں بیوہ عورتوں کی کفالت کے لیے ایسی تنظیموں وکمیٹیوں کا قیام ناگزیر ہے جو اپنے علاقوں، حلقوں کا سروے کرکے تمام بیوہ عورتوں کی فہرست تیار کریں اور صاحب حیثیت لوگوں سے تعاون لے کر ماہانہ وظیفہ کی شکل میں ان بیواؤں کے یہاں اتنی رقم بھیجیں جن سے وہ اپنی اور اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، رہنے سہنے اور تعلیم دینے کا انتظام کرسکیں۔ سروے کے دوران چند باتیں پیش نظر رکھنی ضروری ہیں۔ مثلاً یہ کہ بیوہ عورتوں کے کتنے بچے ہیں، ان کے پاس رہنے کے لیے مکان ہے یا نہیں، ان کے بچوں کے لیے تعلیم کا نظم ہے یا نہیں، انہیں آمدنی کا کوئی ذریعہ میسر ہے یا نہیں وغیرہ تاکہ اسی حساب سے ان کا وظیفہ مقرر کیا جا سکے۔

بیوہ عورتوں پر اس حیثیت سے بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ان کے اوپر کہیں ظلم وتشدد تو نہیں ہو رہا ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ کوئی عورت اپنے شوہر کی وفات کے بعد کسی سے نکاح کرنا چاہتی ہو اور اسے روکا جارہا ہو، کہیں ایسا تو نہیں کہ سسرال والے اس کے مال ومہر کو غصب کرنے کی کوشش کررہے ہوں، جو اسے اس کے شوہر نے اپنی زندگی مین دیا ہو۔

یاد رہنا چاہیے کہ وہ عورتیں جن کے شوہر انتقال کرچکے ہوں اور بے کسی کی زندگی گزار رہی ہوں، معاشرہ میں سب سے زیادہ رحم وہمدردی کی مستحق ہیں۔ اسلام نے ان کو عزت بخشی ہے اور ان کے ساتھ کسی بھی طرح کے ناروا سلوک کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے ایمان والو! حلال نہیں تم کو کہ میراث میں لے لو عورتوں کو زبردستی۔'' (نساء:۱۹) یعنی جب شوہر کا انتقال ہوجائے تو شوہر کے خاندان والے اس کو اپنی میراث نہ سمجھیں، وہ آزاد ہے۔ اگر وہ نکاح کرنا چاہتی ہے تو کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنا اختیار چلا کر اسے نکاح سے روکے۔ فرمایا گیا ''اور نہ روکے رکھو ان کو اس واسطے کہ لے لو ان سے کچھ اپنا دیا ہوا۔'' (نساء:۱۹) کیونکہ شوہر کے بعد اور زیادہ رحم وسلوک کی مستحق ہوجاتی ہے، اس لیے یہ قطعاً جائز نہیں کہ شوہر نے اپنی حیات میں اسے جو مال اور مہر دیا ہے، وہ اس سے ہتھیا لیا جائے۔ قرآن نے بیوہ عورتوں کے لیے انتہائی اہم بات بیان کی ہے۔ ارشاد باری ہے۔ ''اور تم میں جو عوتیں بیوہ ہوں، ان کے نکاح کردو۔'' (النور:۳۲) دراصل ایک بے سہارا بیوہ عورت کیلئے انتہائی عمدہ بات یہی ہے کہ اس کے لیے نیک شخص تلاش کرکے اسے ازدواجی رشتہ میں مربوط کردیا جائے، تاکہ وہ مسائل جو بیوہ ہونے کی صورت میں اس کے سامنے کھڑے ہوئے یک بیک حل ہوجائیں۔

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

مزید اہم موضوعات پر اکابرین بورڈ کے گراں قدر مضامین حاصل کرنے کے لیے اپنا نام اور پتہ اس نمبر پر ارسال کریں۔ 9834397200